# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: دسمبر 1,1955

**تھائیولاپل کنجواروورید**

**بنام**

**دی سٹیٹ آف ٹراونکور-کوچن**

[ایس آر داس، ایکٹنگ چیف جسٹس، ویوین بوس، بھگوتی، جگنندھاداس اور بی پی سنہا جسٹس صاحبان]

***بھارت کا آئین آرٹیکل 72، 161 اور 238-معافی کا خصوصی حق کوچین کے مہاراجہ کے پاس تھا اور 29 مئی 1949 کے عہد نامے کے آرٹیکل 21 کے ذریعے اس کی توثیق کی گئی تھی جو ٹراونکور اور کوچین کے حکمرانوں کے درمیان ہوا تھا۔-چاہے ریاست متحدہ ٹراونکور کے الحاق اور انضمام کے پیش نظر اس کی جگہ لے لی گئی ہو اور اسے منسوخ کر دیا گیا ہو-حکومت ہند اور بھارتی یونین کے ساتھ کوچین-کیا اس کا تسلسل آئین کے آرٹیکل 62، 161 اور 238 سے مطابقت رکھتا ہے۔***

تریچور کے سیشن جج (جو اب ریاستہائے متحدہ ٹراونکور-کوچن میں واقع ہے اور پہلے سابقہ ریاست کوچن میں تھا) کے ذریعے اپیل کنندہ کو دی گئی سزائے موت کی عدالت عالیہ نے تصدیق کی۔ ٹراونکور-کوچن کے راج پرمکھ اور بھارت کے صدر کو پیش کی گئی رحم کی درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔ تعین کے لیے سوال یہ تھا کہ کیا اپیل کنندہ اپنی ریاست میں عدالتوں کی طرف سے منظور کی گئی سزائے موت کے سلسلے میں معافی کے اختیار کو استعمال کرنے کے لیے کوچین کے مہاراجہ کے پہلے سے موجود اختیار پر بھروسہ کر سکتا ہے، اس استحقاق حق کی تصدیق 29 مئی 1949 کے عہد نامے کے آرٹیکل XXI کے ذریعے کی گئی تھی، جو ٹراونکور اور کوچین کے حکمرانوں کے درمیان ہوا تھا۔

حکم ہوا کہ کوچین کے مہاراجہ کے پہلے سے موجود معافی کے استحقاق کو ان واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے ختم کر دیا جانا چاہیے جو ریاست ٹراونکور-کوچین کے بھارتی علاقوں کے ساتھ الحاق اور انضمام میں ختم ہوئے اور اس کے بعد 26 جنوری 1950 کو جب بھارت کا آئین نافذ ہوا تو اسے بھارتی یونین میں ضم کر لیا گیا، اس طرح کے استحقاق کا تسلسل بھارت کا آئین آرٹیکل 72، 161 اور 238 سے مطابقت نہیں رکھتا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 90، سال 1955۔

فوجداری متفرق درخواست نمبر 113، سال 1955 (آرٹی نمبر 4، سال 1954 اور فوجداری اپیل نمبر 136، سال 1954) میں آئیر ناکولم میں ٹراونکور-کوچن عدالت عالیہ کے 17 جون 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر۔

بی آر ایل آئینگر، اپیل کنندہ کے لیے۔

سردار بہادر، مدعا علیہ کے لیے۔

1955. یکم دسمبر۔

عدالت کا فیصلہ جگنادھاداس جسٹس نے سنایا۔

یہ خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے اور کچھ غیر معمولی حالات میں پیدا ہوتی ہے۔ اپیل کنندہ کو سیشن مقدمہ نمبر 20، سال 1954 میں تریچور کے سیشن جج نے قتل کا مجرم قرار دیا تھا جو اب ریاست ٹراونکور-کوچن میں ہے اور اسے موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ سزا کی عدالت عالیہ نے مقررہ وقت پر تصدیق کی اور اس عدالت میں اس کے خلاف اپیل کرنے کی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے ٹراونکور-کوچن کے راج پرموکھ اور بھارت کے صدر کے پاس رحم کی درخواستیں دائر کیں اور ان دونوں کو مسترد کر دیا گیا۔ ان تمام کوششوں کے ناکام ہونے کے بعد، سیشن جج نے 29 مارچ 1955 کو ایک وارنٹ جاری کیا، جس میں قیدی کی پھانسی کے لیے 6 اپریل 1955 مقرر کیا گیا۔ دریں اثنا، سپرنٹنڈنٹ، سنٹرل جیل، ویاور، جہاں سزا یافتہ قیدی کو رکھا گیا تھا،

نے یکم اپریل 1955 کو اپنے خط کے ذریعے سیشن جج کو مطلع کیا کہ قیدی نے کوچین کے مہاراجہ کو رحم کی درخواست بھیجی تھی اور ہدایات کی درخواست کی تھی، کیونکہ اس درخواست کے سلسلے میں کوئی حکم موصول نہیں ہوا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ترچور کا سیشن ڈویژن تسلیم شدہ طور پر سابقہ ریاست کوچین میں ہے۔ ریکارڈ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ آیا کوچین کے مہاراجہ کو یہ رحم کی درخواست ٹراونکور۔کوچین کے راج پرموکھ اور صدر کو رحم کی درخواستوں کو نمٹانے سے پہلے یا بعد میں بھیجی گئی تھی۔ سنٹرل جیل کے سپرنٹنڈنٹ سے یکم اپریل 1955 کا خط موصول ہونے پر سیشن جج نے ایک حکم جاری کیا کہ مقدمے کے حالات کا مطالبہ ہے کہ سزا پر عمل درآمد پہلے سے طے شدہ تاریخ پر نہ ہو۔ اس کے مطابق اس نے سزا پر عمل درآمد پر روک لگانے کا حکم جاری کیا، جس کا حکم اس کے 29 مارچ 1955 کے وارنٹ کے ذریعے دیا گیا تھا۔ اس مرحلے پر، وکیل مستغیث نے 30 مئی 1955 کو سیشن جج کے پاس درخواست دائر کی، جس میں استدعا کی گئی کہ روک کو خالی کیا جائے اور وارنٹ پر عمل درآمد کے لیے نئی ہدایات جاری کی جائیں۔ اس درخواست پر، وکیل مستغیث نے یہ سوال اٹھایا کہ کوچین کے مہاراجہ کو رحم کی درخواست، جس نے سابقہ کوچین ریاست کا حصہ بننے والے علاقے پر خود مختاری کھو دی ہے، اور اس وجہ سے معافی کا اختیار بھی کھو دیا ہے، نااہل تھا اور وارنٹ پر عمل درآمد کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا تھا۔ قابل سیشن جج نے اس سوال کو نمٹا اور وکیل مستغیث دلیل سے اتفاق کیا۔ اس کے مطابق، اس نے روک کو خالی کر دیا اور قیدی کی پھانسی کے لیے ایک نیا وارنٹ جاری کیا جس میں قیدی کو ایک ہفتے کا وقت دیا گیا کہ وہ معاملے کو عدالت عالیہ میں اپیل پر لے جائے، اگر ایسا مشورہ دیا جائے۔ قیدی نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی اور عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے دونوں فریقوں کے دلائل پر غور کرنے کے بعد فاضل سیشن جج کے نقطہ نظر سے اتفاق کیا، اور 17 جون 1955 کے اپنے فیصلے کے ذریعے اپیل کو مسترد کر دیا۔ موجودہ اپیل عدالت عالیہ کے اس حکم کے خلاف ہے۔

اس اپیل کی سماعت کے لیے وکیل اپیل گزار عدالتی معاون کو تفویض کیا گیا تھا اور تمام متعلقہ آئینی توضیعات کو مکمل اور منصفانہ طور پر ہمارے سامنے رکھا گیا ہے۔ ریاست کی طرف سے پیش

ہونے والے فاضل وکیل کو بھی سنا گیا ہے۔ ہم مطمئن ہیں کہ جو سوال اٹھایا گیا ہے وہ ٹھوس دلیل کو تسلیم نہیں کرتا ہے اور یہ کہ نچلی دونوں عدالتوں کا نظریہ درست ہے۔

اپیل گزار کی جانب سے کسی بھی دلیل کی پوری بنیاد کوچین کے مہاراجہ کا پہلے سے موجود بلاشبہ اختیار ہے کہ وہ اپنی ریاست کے اندر عدالتوں کی طرف سے منظور کردہ سزائے موت کے سلسلے میں معافی کا اختیار استعمال کرے۔ اس استحقاق حق کی تصدیق 29 مئی 1949 کے عہد نامے کے آرٹیکل 21 میں کی گئی ہے، جو ٹراوانکور اور کوچین کے حکمرانوں کے درمیان متحدہ ریاست ٹراوانکور اور کوچین کی تشکیل کے لیے کیا گیا تھا۔ مضمون مندرجہ ذیل اصطلاحات میں ہے:

"اس عہد نامے کی سابقہ توضیعات میں کچھ بھی شامل ہونے کے باوجود، ٹراوانکور اور کوچین کے حکمران کسی بھی ایسے شخص کے سلسلے میں سزائے موت کی معطلی، معافی یا تبدیلی کے اپنے موجودہ اختیارات کو برقرار رکھیں گے اور ان کا استعمال کریں گے جسے ٹراوانکور یا کوچین کے علاقوں میں ہونے والے سزائے موت کے جرم میں سزائے موت دی گئی ہو یا اس کے بعد سزا دی گئی ہو۔"

یہ صرف اس مفروضے پر ہے کہ عہد نامے کے اس آرٹیکل میں اس طرح تسلیم شدہ طاقت اب بھی کوچین کے مہاراجہ میں موجود ہے، اس کے باوجود کہ اس نے ریاست کوچین کی تشکیل کرنے والے علاقوں پر اپنی خود مختاری کھو دی تھی کہ اپیل کنندہ کے پاس کوئی قابل سماعت مقدمہ ہے۔ لیکن یہ مفروضہ ان واقعات کے حوالے سے واضح طور پر بے بنیاد ہے جن کے نتیجے میں ریاست ٹراوانکور-کوچن کا حکومت ہند کے ساتھ الحاق اور انضمام ہوا اور اس کے بعد اسے بھارتی یونین میں ضم کر لیا گیا، جب 26 جنوری 1950 کو بھارت کا آئین نافذ ہوا۔ متعلقہ تاریخی واقعات کو مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔

اگست 1947 میں، ٹراوانکور اور کوچین کی ریاستوں کے حکمرانوں نے حکومت ہند میں الحاق کے الگ الگ آلات کو اسی طرح انجام دیا جس طرح اس وقت زیادہ تر دیگر بھارتیہ ریاستوں نے کیا تھا۔ مئی 1949 میں، دونوں ریاستوں نے ہر ایک مہاراجہ کے دستخط شدہ عہد نامے کے تحت ریاستہائے متحدہ کی تشکیل کی، جن توضیعات کی ضمانت بھارتیہ سرکار نے دی تھی۔ یہ اس عہد نامے

کا آرٹیکل XXI ہے جس کا پہلے ہی حوالہ دیا جا چکا ہے اور جس میں کوچین کے مہاراجہ کے ریاست کے اندر سزائے موت کو تبدیل کرنے کے استحقاق کو جاری رکھنے کا التزام ہے۔ اس عہد نامے کے تحت یہ بھی فراہم کیا گیا تھا کہ ٹراوانکور کا اس وقت کا حکمران ریاستہائے متحدہ ٹراوانکور-کوچن کا پہلا راج پرمکھ ہونا چاہیے۔ یہ خاص طور پر اس کے آرٹیکل IX کے ذریعے درج ذیل فراہم کیا گیا تھا:-

"راج پرموکھ مقررہ دن کے پندرہ دن کے اندر بھارتیہ سرکار ایکٹ 1935 کی دفعہ 6 کی توضیعات کے مطابق اور معاہدہ کرنے والی ریاستوں کے الحاق کے دستاویزات کی جگہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جانب سے الحاق کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کرے گا۔

عہد نامے کے آرٹیکل X (4) کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا تھا کہ

"ریاست متحدہ کی قانون سازیہ کو، اس عہد نامے کی توضیعات کے تابع، اس عہد نامے اور بھارت کا آئین کے دائرے کے اندر ریاست متحدہ کے لیے قوانین بنانے کا مکمل اختیار حاصل ہو گا، بشمول ریاست متحدہ کے آئین کی توضیعات۔"

آرٹیکل IX کے مطابق، ٹراوانکور-کوچن کے راج پرموکھ نے 14 جولائی 1949 کو الحاق کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا، جسے 15 اگست 1949 کو بھارت کے گورنر جنرل نے قبول کر لیا۔ اس دستاویز کے آرٹیکل I کے ذریعے یہ اعلان کیا گیا کہ ریاستہائے متحدہ نے حکومت ہند میں شمولیت اختیار کی۔ آرٹیکل X (4) کے مطابق ریاست ٹراوانکور-کوچن کی قانون ساز اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ آئین ساز اسمبلی کے ذریعے بنائے گئے آئین کو ریاست کے ذریعے اپنایا جائے۔ اس کے نتیجے میں ٹراوانکور-کوچن کے راج پرموکھ نے 24 نومبر 1949 کو ایک اعلان جاری کیا، جو مندرجہ ذیل ہے:

"جبکہ پورے بھارت کے لیے نئے آئین کے افتتاح کے ساتھ جو اب بھارت کی آئین ساز اسمبلی کے ذریعے وضع کیا جا رہا ہے، بھارتیہ سرکار ایکٹ، 1935، جو اب اس ریاست اور حکومت ہند کے درمیان آئینی تعلقات کو کنٹرول کرتا ہے، منسوخ ہو جائے گا:

اور جب کہ، متحدہ ریاست ٹراوانکور اور کوچین کے بہترین مفاد میں، جو معاشی، سیاسی و دیگر اس شعبوں میں مفادات کی کمیونٹی کے ذریعے باقی بھارت کے ساتھ قریب سے جڑے ہوئے ہیں، یہ مطلوب کہ اس ریاست اور حکومت ہند کے درمیان قائم ہونے والے آئینی تعلقات کو نہ صرف اس ریاست اور زیر غور بھارتی یونین کے درمیان جاری رکھا جائے، بلکہ بھارت کا آئین جیسا کہ بھارت کی آئین ساز اسمبلی کے ذریعے تیار کیا گیا ہے، جس میں اس ریاست کے باضابطہ طور پر مقرر کردہ نمائندے شامل ہیں، ایسا کرنے کے لیے ایک مناسب بنیاد فراہم کرتا ہے۔

اور جب کہ اس ریاست کو قائم کرنے کے عہد نامے کے تحت اس میں موجود طاقت کی بنا پر، ریاست کی قانون ساز اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ بھارت کی آئین ساز اسمبلی کے ذریعے بنائے گئے آئین کو اس ریاست کے ذریعے اپنایا جائے۔

اب میں اعلان اور ہدایت کرتا ہوں۔

کہ بھارت کا آئین جسے جلد ہی بھارت کی آئین ساز اسمبلی کے ذریعے منظور کیا جائے گا، بھارت کے دیگر حصوں کی طرح متحدہ ریاست ٹراوانکور اور کوچین کے لیے بھی آئین ہو گا اور اسے اس کی دفعات کے مطابق نافذ کیا جائے گا:

کہ مذکورہ آئین کی توضیعات اس کے آغاز کی تاریخ سے ہی اس ریاست میں اس وقت نافذ دیگر تمام متضاد آئینی دفعات کو ختم اور منسوخ کر دیں گی"۔

ہمارے موجودہ مقاصد کے لیے اس اعلامیے کا آخری پیراگراف اہم ہے۔ 26 جنوری، 1950 کو ہندوستان کے آئین کے نافذ ہونے کے بعد، تراونکور-کوچین کی ریاست بھارتی یونین کا حصہ بن گئی اور حصہ B ریاستوں میں سے ایک تھی جیسا کہ پہلے شیڈول کے حصہ B کے ساتھ آرٹیکل 1 شق (2) کے تحت فراہم کیا گیا تھا۔ آئین نے خاص طور پر آرٹیکل 72، 161 اور 238 میں سزائے موت کے سلسلے میں رحم کا اختیار فراہم کیا ہے۔ آرٹیکل 72 صدر کے اختیارات کے لیے، آرٹیکل 161 حصہ A ریاست میں گورنر کے اختیارات کے لیے، اور آرٹیکل 238(1) حصہ B ریاست کے راج پرموکھ کے اختیارات کے لیے آرٹیکل 161 کے ساتھ لیا گیا ہے۔ ان توضیعات کی روشنی میں

سابق ریاست کوچین کے حوالے سے سزائے موت پر عمل درآمد سے متعلق کوچین کے مہاراجہ کے استحقاق کا جاری رہنا نئے آئین سے مطابقت نہیں رکھتا۔ لہذا، اس طرح کے اختیار کو ختم اور منسوخ کیا جانا چاہیے جیسا کہ اوپر بیان کردہ اعلامیے کے آخری پیراگراف میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مئی 1949 کے عہد نامے کا آرٹیکل XXI اب باقی نہیں رہے گا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 372(1) پر بھی انحصار کیا گیا ہے۔ یہ اس طرح چلتا ہے:

"اس آئین کے ذریعے آرٹیکل 395 میں مذکور قوانین کی منسوخی کے باوجود لیکن اس آئین کی دیگر توضیعات کے تابع، اس آئین کے آغاز سے فوراً پہلے بھارت کے علاقے میں نافذ العمل تمام قانون اس وقت تک نافذ العمل رہیں گے جب تک کہ کسی مجاز قانون سازیہ یا دیگر مجاز اتھارٹی کے ذریعے ان میں تبدیلی یا دوبارہ منسوخی یا ترمیم نہ کی جائے۔

اس آرٹیکل پر مبنی دلیل یہ ہے کہ نئے آئین کے نافذ ہونے کے باوجود سابق کوچین ریاست کا فوجداری قانون نافذ رہا اور یہ کہ سابق ریاست کوچین کے سلسلے میں کوچین کے مہاراجہ کی طرف سے استحقاق کا استعمال اس قانون کا ایک لازمی حصہ تھا۔ اس سوال کے علاوہ کہ کیا اس طرح کا استحقاق جو اس کی خودمختاری کے لیے اتفاقی تھا، اس علاقے پر اپنی خودمختاری کھونے کے بعد زندہ رہ سکتا ہے، اس استدلال کی راہ میں دشواری دوطرفہ ہے۔ (1) تسلسل آئین کی دیگر توضیعات کے تابع ہے؛ اور (2) تسلسل صرف اس وقت تک ہوتا ہے جب تک کہ کسی مجاز قانون سازیہ کے ذریعہ اس میں تبدیلی یا منسوخی یا ترمیم نہ کی جائے۔ جیسا کہ پہلے ہی بتایا گیا ہے، کوچین کے مہاراجہ کے استحقاق کا جاری رہنا آئین کے آرٹیکل 72، 161 اور 238 سے مطابقت نہیں رکھتا۔ مزید یہ بات قابل غور ہے کہ مرکزی قانون سازیہ کے ذریعے منظور کردہ ضابطہ فوجداری (ترمیم) ایکٹ، 1951، (مرکزی ایکٹ I، سال 1951) کے ذریعے ضابطہ فوجداری، 1898 کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 1 میں ترمیم کرکے اور اس میں "حصہ B ریاستوں کے علاوہ پورا بھارت" کے الفاظ کے متبادل کے طور پر، "جموں و کشمیر اور منی پور ریاستوں کے علاوہ پورا بھارت"، پورے بھارت پر لاگو کیا گیا ہے۔ ضابطہ

فوجداری اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی دفعہ 401، 402، اور A-402، جو سزاؤں کے تبادلے سے متعلق ہے، اس طرح مرکزی ایکٹ I، سال 1951 کے ذریعے تمام حصہ B ریاستوں پر خاص طور پر لاگو کیا گیا ہے، پرانے کوچین قانون کے تحت استحقاق کو کسی بھی صورت میں آئین کے نافذ ہونے کے بعد مجاز قانون ساز اتھارٹی کے ذریعے منسوخ یا ختم سمجھا جانا چاہیے۔ نچلی عدالتوں میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ جہاں تک مہاراجہ کے استحقاق کا تعلق ہے، آئین کے آرٹیکل 362 کے پیش نظر قانون سازیہ اسے منسوخ کرنے کے قابل نہیں تھا۔ لیکن اس مضمون کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف بھارتیہ ریاستوں کے حکمرانوں کے ذاتی حقوق، مراعات اور وقار سے متعلق ہے۔ عہد نامے سے بھی یہ واضح ہے، جس میں آرٹیکل XXI ظاہر ہوتا ہے، کہ اس کے تحت معافی کا اختیار "ذاتی حقوق، مراعات اور وقار" سے مختلف ہے جن سے آرٹیکل XVI اور XVII کے تحت درج ذیل شرائط میں نمٹا گیا ہے۔

" XVI۔ ہر معاہدہ شدہ ریاست کا حکمران، اور اس کے خاندان کے افراد بھی، 15 اگست 1947 سے فوراً پہلے، ریاست کے علاقوں کے اندر یا باہر، ان کے تمام ذاتی مراعات، وقار اور حق کے حقدار ہوں گے۔

XVII۔(1) قانون اور رواج کے مطابق ہر معاہدہ شدہ ریاست کی گدی اور اس کے حکمران کے ذاتی حقوق، مراعات، وقار اور حق کی جانشینی کی ضمانت دی جاتی ہے۔ اس طرح کسی بھی دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے جس پر اپیل کنندہ کا مقدمہ ممکنہ طور پر پیش کیا جاسکے۔

**اس کے مطابق یہ اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔**